فہمِ حدیث

اللہ کا اپنے بندوں سے پیار

مولانا عبدالمالک

حضرت ابوذر غفاریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور رسول اللہؐ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

اے میرے بندو! میں نے ظلم اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمھارے درمیان بھی حرام ٹھیرایا ہے' اس لیے تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو!

اے میرے بندو! تم سب بے راہ ہو سوائے ان کے جن کو میں نے ہدایت دی۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں نے کھانا دیا۔ پس مجھ سے مانگو میں تمھیں کھانا دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جن کو میں کپڑے پہناؤں۔ پس مجھ سے کپڑے مانگو میں تمھیں کپڑے دوں گا۔

اے میرے بندو! تم دن رات خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمھاری بخشش کروں گا۔

اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کی حیثیت تک نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو' اور مجھے نفع پہنچانے کے مقام تک بھی نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے اگلے اور تمھارے پچھلے' تمھارے انسان اور تمھارے جن اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی انسان کے دل کی طرح دل پالیں تو یہ چیز میرے اقتدار میں ذرہ برابر بھی اضافہ نہیں کرے گی۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے انسان' تمھارے جن تمھارے اگلے اور تمھارے پچھلے اپنے میں سے سب سے بڑھ کر بدکار انسان جیسا دل پالیں تو اس سے میرے اقتدار میں کچھ کمی نہیں آئے گی۔

اے میرے بندو! اگر تمھارے اول تمھارے آخر' تمھارے انسان تمھارے جن' سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں' پھر میں ہر انسان کی منہ مانگی مراد پوری کر دوں تو یہ (میرے خزانوں) میں کمی نہ کرے گی مگر اتنی جتنی سوئی سمندر کے پانی میں کمی کرتی ہے' جب اسے سمندر میں داخل کیا

جائے۔

اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہیں، میں انھیں تمھیں واپس لوٹانے کے لیے محفوظ رکھتا ہوں، تمھیں واپس لوٹا دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو۔ (مسلم شریف)

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دس مرتبہ "یاعبادی" اے میرے بندو کہہ کر پکارا ہے۔ اس پکار میں بہت پیار ہے۔ جب باپ اپنے بیٹے کو میرے بیٹے کہہ کر پکارتا ہے تو وہ بیٹے کو پیار دیتا ہے اور اس پیار میں ترغیب ہوتی ہے، بیٹا شفقت پدری کے سامنے بچھ جاتا ہے اور آداب فرزندی بجالاتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ لبیک کہتے ہوئے خدمت میں حاضر ہو کر دست بستہ کھڑا ہو جاتا ہے اور والد کے حکم کی تعمیل شروع کر دیتا ہے۔ یاعبادی کی اس پکار میں بھی یہی لطف ہے۔ اس میں مولیٰ اپنے بندوں کو رشتہ عبدیت یاد دلاتے ہوئے پکارتے ہیں کہ تم میرے بندے ہو، میں تمھیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں اور تم میرے بندے ہو کر مجھے چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو۔ میں تم پر اس قدر مہربان ہوں کہ میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ میں معبود اور عظمت و جلال اور قدرت و کمال سے متصف ہوتے ہوئے اگر ظلم نہیں کرتا تو کسی دوسرے کو بھی طاقت میں مغرور ہو کر ظلم کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے ظلم کو تمھارے مابین بھی حرام کر دیا ہے، اس لیے کہ تم میرے بندے ہو، تمھارے درمیان رشتہ عبدیت کا اشتراک ہے اور اس لحاظ سے تمھارے درمیان اخوت و محبت ہونی چاہیے۔ کوئی کسی کا معبود بننے کی کوشش کر کے ظلم کا مرتکب نہ ہو، معبود تو صرف میں ہوں، تم میں سے کوئی بھی معبود نہیں ہے، تم سب بندے ہو اس لیے کوئی بھی کسی پر برتری اور بالادستی قائم کر کے دوسروں کو اپنا بندہ بنانے کی کوشش نہ کرے۔ ظلم کی اصل بنیاد اپنی بندگی سے تجاوز کر کے دوسروں کو اپنا بندہ بنانا ہے۔ اس تجاوز کو طغیان اور تجاوز کرنے والے کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ جب طاغوت کی حکمرانی قائم ہوتی ہے، شرک و کفر، فسق و فجور اور باطل نظاموں کا چلن ہوتا ہے تو معاشرے میں عدل و اعتدال اور توازن و مساوات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پھر لوگوں کے جان و مال، عزت و آبرو محفوظ نہیں رہتے۔ یہ ظلم کی مختلف شکلوں کو جنم دیتا ہے، طبقاتی اونچ نیچ پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ یاعبادی کہہ کر اپنے بندوں سے مخاطب ہوتے ہیں اور اس حقیقت کو مزید اجاگر فرماتے ہیں کہ معبود، آقا اور حاکم صرف میری ذات ہے۔ میں ہی سب کی ضروریات پوری کرتا ہوں۔ میں نے دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے انسانوں کو علم اور ہدایت کے وسائل و ذرائع عطا فرمائے ہیں، سمع و بصر، حواس اور عقل میں نے دیے ہیں۔ میں یہ وسائل عطا نہ کرتا تو انسان کو کائنات کے خزانوں کو معلوم کرنے، انھیں نکالنے اور ان سے استفادے کے طریقے کون بتلاتا۔ یہ میں ہی ہوں جس نے کائنات کے اسرار و رموز تک رسائی کے اسباب و ذرائع عطا فرمائے اور انبیا علیہم السلام کے ذریعے نظام ہدایت عطا فرمایا۔ تکوینی اور تشریعی دونوں قسم کی ہدایات میرے پاس ہیں، اس لیے مجھی کو ہادی جانو۔

پھر جس طرح ہادی میں ہوں اسی طرح بھوکوں کو کھانا اور ننگوں کو کپڑا بھی میں ہی دیتا ہوں۔ یہ میرے انعامات ہیں۔ میرے علاوہ کون ہے جو تمھیں یہ نعمتیں عطا کرتا ہو؟ اس لیے مجھی سے ہدایت' کھانا اور کپڑا اور دوسری ضروریات مانگو' میں تمھیں دوں گا۔ جب یہ سب میں دے رہا ہوں تو پھر دوسرا کون ہے جو لوگوں کو اپنا بندہ بنا کر ظلم کا ارتکاب کرتا ہے!

پھر بندوں کے ساتھ میرا پیار دیکھو کہ تم بندے ہو کر رات کی تنہائیوں میں اور دن کی روشنیوں میں گناہ کرتے نہیں شرماتے۔ لیکن میں تمام گناہوں کی مغفرت کرتا ہوں۔ مجھ سے مانگو میں بخشوں گا' کوئی اور نہیں ہے جو تمھیں کچھ عطا کر سکے' میں ہی ہوں اور تمھیں پکار رہا ہوں کہ آؤ میرے خزانوں سے اپنی جھولیاں اور دامن بھر لو۔ جو تمھیں اپنا غلام اور بندہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں وہ تمھیں کچھ دینے کے قابل نہیں۔ تم ان سے مانگتے ہو تو وہ تم سے چھپتے ہیں' اپنے خزانوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں کہ کہیں خرچ کر کے کنگال نہ ہو جائیں' لیکن میں ایسا حاکم اور بادشاہ ہوں کہ تم سب اگلے پچھلے جن و انس ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور ہر ایک جو سوال' جو تمنا جو آرزو اور خواہش کرے میں اسے پورا کر دوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہ آئے جس قدر سوئی کی نوک سمندر کے پانی میں کرتی ہے۔

میری بندگی کرنے' ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنے' ایک دوسرے کا معبود نہ بننے اور صرف میری بندگی کرنے میں تمھارا ہی فائدہ ہے' میرا ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں ہے۔ دنیا کے حکمرانوں کی حکومتیں عوام کے تعاون اور وفاداری اور حمایت کی محتاج ہوتی ہیں وہ ساتھ دیں تو باقی رہتی ہیں' ساتھ نہ دیں تو ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن میری حکومت عوام کے تعاون سے نہیں اپنے زور پر قائم ہے۔ تم سب انتہائی درجے کے متقی آدمی کی طرح متقی بن جاؤ اور کوئی ایک انسان بھی ایسا نہ ہو کہ ذرہ برابر میری نافرمانی کرے' تب بھی میری حکومت کو ذرہ برابر فائدہ نہیں اور اگر سب' سب سے بدکار انسان کی مانند ہو جاؤ تب بھی میری حکومت کو ذرہ برابر نقصان نہیں' وہ ذرا بھی کمزور نہ ہو گی۔ تم میں سے کوئی نہ مجھے فائدہ پہنچانے کی پوزیشن میں ہے' نہ نقصان پہنچانے کی۔ یہ بات بھی یاد رکھو کہ تمھارے شب و روز' تمھاری خلوت و جلوت' تمھارے ظاہر و باطن' تمھارا سونا اور جاگنا' تمھارا چلنا پھرنا' تمھاری نشست و برخاست' تمھاری تمام سرگرمیاں لکھی جا رہی ہیں اور تمھاری زندگی کی فلم تیار ہو رہی ہے۔ کل قیامت کے روز تمھاری یہی زندگی' یہی اعمال سامنے آ جائیں گے اور اعضا خود بول پڑیں گے۔ میری بندگی کی زندگی تمھیں جنت میں لے جائے گی لیکن اگر تمھارے اعمال تمھیں دوزخ میں لے جائیں تو کسی دوسرے کو نہیں بلکہ' اپنے آپ ہی کو ملامت کرنا۔

اس حدیث قدسی میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار پورے دس مرتبہ جس پیار سے یاعبادی پکار کر اللہ نے ظلم کے خاتمے کا حکم دیا ہے۔ اس پیار کے شایان شان جذبہ اور شوق ہم بندوں کے اندر ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنی جگہ اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کسی درجہ میں اللہ تعالیٰ یا بندوں کے حقوق' ماں باپ' بیوی بچوں' اعزہ و اقارب' دوست احباب' اڑوس پڑوس' محلے' شہر اور ملک و ملت میں سے کسی پر ظلم کے مرتکب تو نہیں' خود بھی ظلم سے بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبدیت کی پکار اور تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق اپنے اس عقیدے کو پختہ اور راسخ کریں کہ وہی منعم حقیقی ہے' وہی ہماری تمام ضروریات پوری کر رہا ہے۔ ہم اپنے بل بوتے پر یا کسی دوسرے کے سہارے اپنی کوئی بھی ضرورت پوری نہیں کر سکتے' وہ بن مانگے بھی دیتا ہے لیکن آیئے! اس کے حکم پر ہم یہ چیزیں' یہ ضرورتیں اس سے مانگیں اس کے سوالی بنیں' اس کے سامنے اپنی بندگی اور عاجزی کا اظہار کریں تاکہ اس کے سوالیوں اور بندوں میں جگہ ملے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور کہا تمھارے رب نے مجھ سے مانگو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو گھمنڈ میں آکر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور وہ جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر داخل ہوں گے (المومن ۴۰:۶۰)

اللہ سے اپنی ضروریات روٹی' کپڑا' مکان وغیرہ مانگنے کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان ناجائز ذرائع سے ان چیزوں کے حصول کو چھوڑ دے۔ چوری' غصب' خیانت' ڈاکہ' رشوت' سود' جوا وغیرہ جو بھی باطل طریقے ہیں' ان کو اختیار کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ آپ اللہ سے نہیں مانگتے بلکہ اپنا رزق اپنے بل بوتے پر یا دوسروں کے سہارے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس معاشرے میں اسلام کا معاشی نظام نافذ نہ ہو' جہاں حلال و حرام کی تمیز نہ ہو' یا جو فرد حلال و حرام' جائز و ناجائز کو نظرانداز کیے ہوئے ہے' اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ شخص یا ملک و قوم' اللہ تعالیٰ کو اپنا رازق نہیں سمجھتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس پیار بھرے الفاظ یاعبادی "اے میرے بندو" کے ذریعے سے مانگنے کی ترغیب دی' اس کا جواب رعونت اور تکبر سے اور بے اعتمادی سے دے رہا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں' کارسازوں اور مشکل کشاؤں کو اپنی کسی ضرورت کے لیے اسباب کے درجے میں نہیں بلکہ مافوق الاسباب طریقے سے پکارتے ہیں' وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب ہوتے ہیں۔

انسان کسی سے محبت اس کے کمال' اس کے جمال' اور اس کے جلال کی وجہ سے کرتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی شان جلال کا اظہار' ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا کے الفاظ سے ہو رہا ہے۔ شان جمال کا مظہر مجھ سے ہدایت طلب کرو' دوں گا' مجھ سے کھانا مانگو' عنایت کروں گا' مجھ سے کپڑے مانگو عطا کروں گا' مجھ سے بخشش طلب کرو' عطا کروں گا' کے کلمات ہیں۔ یہ کلمات کہ تم میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں ہو سکتا کہ مجھے نفع پہنچا سکے یا نقصان دے سکے اور یہ کہ میں ایسے خزانوں کا مالک ہوں جن میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آتی' اللہ کی شان عظمت و جلال اور کبریائی کے جلوؤں سے دل و دماغ کو منور کر رہے ہیں۔ یہ حدیث فکری' اعتقادی' اخلاقی اور عملی اصلاح کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے' شرک کی ہر قسم کا قلع قمع کرتی ہے' غیراللہ کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے منع کرتی ہے۔ اللہ کے سامنے اپنے فقر و فاقے کے اظہار کے ساتھ دست سوال دراز کرنے کی ترغیب دیتی ہے' اللہ کی محبت و خشیت' اس کی بندگی قائم کرنے کا جذبہ' غیراللہ کی بندگی سے نفرت و بے زاری اور اللہ کے بے شمار انعامات کی وجہ سے اس کے سامنے جھک جانے' سجدہ ریز ہونے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس کے مضامین سے اللہ تعالیٰ کے بحر رحمت کی موجوں کا مراقبہ ہی نہیں' مشاہدہ بھی ہوتا ہے۔